اوّلین کتبِ حدیث کے مناہج واسالیب

(امام ابن ابی شیبہؒ کی خدماتِ حدیث کے تناظر میں)

عرفان جعفر*

ڈاکٹر شہزادہ عمران ایوب**

ABSTRACT

Imam Ibn Abi Shaiba was a great *Mohaddith* of his time. His teachers were renowned scholars of his age and those who acquired knowledge from him were also prominent scholars and jurists like Imam Bukhari, Imam Muslim and Imam Ahmad bin Hanbal etc. He compiled many books in the field of Hadith. In this regard, his books "Al-Musannaf, Al-Musnad, Al-Iman and Al-Adab are considered magnificent books on their topics. Style and methodology of these books have been considered to be the best by scholars and researchers. These books are not only the precious addition in the Hadith literature, but they are also the masterpieces of compilation. After remaining for a long period of time in the form of manuscripts, now these have been edited by many research scholars and published by various publishers of the Arab world.

KeyWords: حدیث، ابن ابی شیبہ، محدث، ترتیب و تالیف، تدوین، منہج واسلوب، تحقیقات، مخطوطات

* ریسرچ سکالر ایم فل، شعبہ علوم اسلامیہ، دی یونیورسٹی آف لاہور، لاہور

** اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ، دی یونیورسٹی آف لاہور، لاہور

امام ابن ابی شیبہ کا مکمل نام ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد اللہ بن محمد بن ابراہیم بن عثمان بن خواستی العبسی الکوفی ہے۔ آپ 159ھ بمطابق 776ء میں مشرقی عراق کے شہر "واسط" کے ایک علمی خانوادے میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محمد بن ابراہیم اپنے زمانے کے ثقہ محدث اور فقیہ عالم دین تھے، جو فارس میں قضاء کے منصب پر بھی فائز رہے۔ امام ابن ابی شیبہؒ کے دادا ابو شیبہ ابراہیم بن عثمانؒ اپنے شہر میں نہایت مقبول و معزز شخصیت تھے اور ایک صاحب علم بزرگ کے طور پر جانے جاتے تھے۔ آپ بھی خلافت عباسیہ کے مشہور خلیفہ ابو جعفر منصور عباسی کے دور خلافت میں تینتیس (33) سال تک واسط میں منصب قضاء کے عہدے پر فائز رہے۔ آپ کے دو بھائی (عثمانؒ اور قاسمؒ) بھی محدثین کی فہرست میں شامل ہیں۔ محدثین و علماء کرام نے ان کے علم و فضل اور فن حدیث میں دسترس اور تبحر علمی کا اعتراف کیا ہے۔ امام ابن ابی شیبہؒ کے علمی قد اور عظمت کا اندازہ اس بات سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ صحاح ستہ کے مؤلفین میں سے چار (بخاری، مسلم، ابوداؤد اور ابن ماجہ) نے آپ سے بلاواسطہ استفادہ کیا، احادیث سنیں اور اپنے مجموعہ ہائے احادیث میں آپ کی روایات کو جگہ دی۔ آپ نے 235ھ میں وفات پائی۔

امام ابن ابی شیبہؒ کی علمی خدمات

امام ابن ابی شیبہؒ ایک جلیل القدر عالم اور مجتہد تھے۔ آپ گہری علمیت اور بے مثال وسعت نظری کے مالک تھے۔ آپ نے امت مسلمہ کے لیے یادگار علمی خدمات سرانجام دیں۔ آپ درس و تدریس کی مجالس قائم کیا کرتے تھے اور اہل علم ہی کی مجالس میں بیٹھنا پسند کرتے تھے۔ آپ کا شمار ان علماء میں ہوتا ہے جنہوں نے علوم الحدیث کے پڑھنے پڑھانے پر ہی اکتفا نہیں کیا، بلکہ تحریر و تصنیف کے ذریعے انہیں آنے والی نسلوں کے لیے بھی محفوظ کر دیا۔

موصوف کا شمار ان ائمہ حدیث میں ہوتا ہے جنہوں نے علم حدیث کی نشر و اشاعت میں اپنی زندگیاں کھپا دیں۔ آپ نے درس و تدریس کے ذریعے جو گرانقدر خدمات انجام دیں وہ ناقابل فراموش ہیں۔ آپ نے مختلف بلاد و دیار میں جاکر علم حدیث کی اشاعت کا کام کیا۔ اس سلسلے میں مختلف شہروں کا سفر کیا۔ آپ جس شہر میں جاتے درس حدیث کی مجلس قائم کرتے اور ہزاروں لوگ بیک وقت آپ سے احادیث سنتے اور لکھتے۔ بے شمار تلامذہ آپ کے حلقہ ہائے درس میں شریک ہوتے اور آپ سے کسب فیض کرتے۔ اس کی ایک مثال آپ کے شاگرد ابوزرعہ

رازیؒ ہیں جنہوں نے علم حدیث میں نمایاں مقام حاصل کیا۔ وہ فرماتے ہیں "میں نے امام ابن ابی شیبہؒ سے ایک لاکھ سے زیادہ احادیث لکھی ہیں"۔[1]

فتنہ خلق قرآن اور امام ابن ابی شیبہؒ کا علمی کردار

دوسری صدی ہجری میں جب کچھ کلامی فرقے اہلِ اقتدار کی پناہ لے کر ظہور میں آئے اور انہوں نے دین اسلام میں بدعات ایجاد کیں، غلو کا راستہ اختیار کیا اور دین وعقائد میں عقلی موشگافیاں شروع کر دیں تو محدثین کی جماعت (جن میں امام ابن ابی شیبہؒ بھی شامل تھے) نے ان کا سختی سے نوٹس لایا۔ آپ نے فتنہ خلق قرآن کے رد میں اہم کردار ادا کیا۔ اس فتنہ کا آغاز خلیفہ مامون کے دور میں ہوا اور معتصم باللہ اور واثق باللہ کے دور میں یہ عروج کو پہنچا۔ ان خلفاء نے علماء و محدثین کی کثیر تعداد کو جبراً عقیدہ خلق قرآن تسلیم کرنے پر مجبور کیا اور جن علماء نے انکار کیا ان کو قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرنا پڑیں۔ خلیفہ متوکل باللہ نے جن علماء و محدثین کی جماعت کو ان باطل عقائد و نظریات کے رد کے لئے مامور کیا، ان میں ایک نام امام ابن ابی شیبہؒ کا بھی ہے۔ امام ابن ابی شیبہؒ بغداد میں مسجد رفاصہ میں ان بدعتی فرقوں کا استیصال کرتے اور ان کے رد میں احادیث کو مؤثر انداز میں بیان کیا کرتے تھے۔ ان کا اندازِ بیان اس قدر دلنشیں تھا کہ ہزاروں لوگ ان کے حلقہ ہائے درس میں شریک ہوتے اور اپنی علمی تشنگی دور کرتے تھے۔[2]

تصانیف و تالیفات

امام ابن ابی شیبہؒ ان محدثین میں سے ہیں جنہوں نے نہ صرف درس و تدریس کی خدمات انجام دیں بلکہ تصنیف و تالیف کے ذریعے بھی دینی علم کو آنے والی نسلوں کے لئے محفوظ کر دیا۔ آپ کے بارے میں ابو عبیدؒ (جو خود متعدد کتب کے مؤلف ہیں) فرماتے ہیں "امام ابن ابی شیبہ ایک باکمال مصنف تھے"۔[3] امام رامہرمزیؒ نے

---

[1] ۔الذهبي، ابوعبد الله شمس الدين محمد بن احمد ،تذكرة الحفاظ، دائرۃ المعارف الاسلامی، حیدرآباد انڈیا، بدون التاریخ، ج،2ص:449

[2] ۔ ایضاً

[3] ۔ الذهبی ، ابو عبد الله شمس الدين محمد بن احمد ، سير اعلام النبلاء، تحقيق: شعيب ارناؤوط ، مؤسسة رسالة بيروت،1982ء،127:11، خطيب بغدادی، ابوبكر احمد بن علی، تاريخ بغداد، دار الغرب الاسلامی بيروت ، 2002ء ، 49:10

ذکر کیا ہے کہ "ابوعبید قاسمؒ بن سلام اور ابن ابی شیبہؒ سے بڑھ کر کوئی مصنف نہیں ہے" اور مزید یہ بھی نقل فرمایا کہ "ابن ابی شیبہ ترتیب وتالیف کے حسن میں انفرادیت کے حامل ہیں"۔[1] ابن منجویہؒ کا بیان ہے کہ " ابن ابی شیبہ تحریر وتصنیف اور جمع وترتیب کی خدمات انجام دینے والے علماء میں سے ہیں" ۔[2] امام ابن ابی شیبہؒ نے بہت سی کتب تالیف کی ہیں، متعدد تذکرہ نگاروں کے بیان سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ آپ نے تالیفات تو بہت زیادہ تحریر فرمائیں لیکن حوادث زمانہ کے باعث اکثر معدوم اور نایاب ہو گئی ہیں۔ امام ابن ابی شیبہؒ کی علمی خدمات کو خطیب بغدادیؒ نے یوں بیان فرمایا ہے کہ " ابو بکر (ابن ابی شیبہ) پختہ عالم دین اور حافظ تھے ، انھوں نے مسند تحریر فرمائی اور احکام و تفسیر میں تصنیف کا کام کیا ہے" ۔[3] امام ذہبیؒ نے موصوف کی عظیم تصنیفی خدمات کا اعتراف "صاحب التصانیف الکبار" کے الفاظ میں کیا ہے ۔[4] امام ابن کثیرؒ نقل فرماتے ہیں کہ " ابن ابی شیبہ صاحب تصانیف محدث تھے ، آپ نے ایسی عمدہ تصنیفات پیش کیں جیسی نہ آپ سے پہلے کوئی پیش کر سکا اور نہ بعد میں"۔[5]

ابن ندیم نے اپنی کتاب " الفہرست " میں امام ابن ابی شیبہؒ کی جن تصانیف کا ذکر کیا ہے ان کے اسماء یہ ہیں: کتاب السنن فی الفقہ، کتاب التاریخ، کتاب التفسیر، کتاب الفتن، کتاب صفین، کتاب الجمل، کتاب الفتوح، کتاب المسند، کتاب المصنف، کتاب الایمان، کتاب الادب۔[6] کتب خانہ ظاہریہ (دمشق) کی فہرست مخطوطات میں ان کی مزید ایک کتاب "کتاب الجہاد" کا بھی ذکر ملتا ہے۔[7] زرکلیؒ نے ان کی دیگر کتب کے ساتھ ایک کتاب "کتاب الزکوٰۃ" کا بھی ذکر کیا ہے۔ واضح رہے کہ ان میں سے متعدد کتب نایاب ہیں، جو مخطوطات کی صورت میں بھی نہیں ملتیں، لیکن آپ کی چار بلند پایہ کتب "المصنف، المسند، کتاب الایمان اور کتاب الادب " دنیا

[1] ۔ الرامہرمزی،حسن بن عبد الرحمٰن ،المحدث الفاصل بین الراوی والواعی،تحقیق: عجاج الخطیب ، دارالفکربیروت،1994ء، ص: 614

[2] ۔ابن منجویہ ،ابوبکر احمد بن علی ، رجال صحیح مسلم ،دارالمعرفۃ بیروت، 1407ھ، 1: 358

[3] ۔سیر اعلام النبلاء، 11: 125

[4] ۔ ایضاً ،11: 127

[5] ۔ابن کثیر،ابو الفداء اسماعیل بن عمر ، البدایہ و النہایہ، دار المعرفۃ بیروت ، 2005ء ،10: 763

[6] ۔ابن ندیم، ابوالفرج محمد بن اسحاق ، الفہرست،دار المعرفہ بیروت، 1997ء ، ص: 320

[7] ۔ ایضا ، ص : 302

کے مختلف مکتبات سے ایڈیٹنگ اور تصحیح و تحقیق کے بعد شائع ہو چکی ہیں۔ ذیل میں انہی چاروں کتب کا مختصر تعارف اور خصوصیات کے ساتھ ساتھ ان کے منہج و اسلوب کا بیان پیش کیا جا رہا ہے:

❶ مصنف ابنِ ابی شیبہ

اس کتاب کا پورا نام "الكتاب المصنف فى الاحاديث و الآثار" ہے جو "المصنف لابن ابی شیبۃ" کے نام سے مشہور ہے۔ یہ کتاب بلاشبہ کتب احادیث میں نہایت منفرد مقام کی حامل ہے۔

تعارف اور مقام

امام ابن ابی شیبہؒ کی یہ کتاب تدوین حدیث کے اولین دور میں احاطۂ تحریر میں لائی گئی۔ ابتدائی دور میں لفظ "المصنف" سے وہی معنی مراد لیا جاتا تھا جو بعد میں "سنن" سے لیا جانے لگا۔ اور "مصنف" علمائے حدیث کی اصطلاح میں ایسی کتاب کو کہتے ہیں جس میں احادیث ابواب فقہ کی ترتیب پر جمع کی جائیں یا بالفاظ دیگر جس میں "احادیث احکام" جمع کی جائیں۔ مصنف میں مرفوع احادیث کا التزام نہیں کیا جاتا بلکہ اس میں موقوف اور مقطوع احادیث بھی جمع کی جاتی ہیں۔ ساتھ ہی اس میں صحابہ کرام، تابعین اور تبع تابعین کے اقوال و افعال، آراء، آثار اور فتاویٰ و واقعات شامل کیے جاتے ہیں۔ لیکن امام ابن ابی شیبہؒ نے تمام اقوال و آثار اور فتاویٰ کو مکمل اسناد کے ساتھ بیان کیا ہے۔ یہ حدیث شریف کی عظیم الشان کتاب ہونے کے ساتھ ساتھ قرون اولیٰ کے ائمہ و محدثین کے فقہی افکار اور اجتہادات کا بھی گرانقدر ذخیرہ ہے۔

اہل علم کی آراء

اہل علم نے امام ابن ابی شیبہؒ کی اس گرانقدر خدمت کو سراہتے ہوئے اس کی نہایت تعریف و توصیف بیان کی ہے۔ چنانچہ امام ابن کثیرؒ نے فرمایا ہے کہ " المصنف ایسی کتاب ہے جس جیسی نہ اس سے پہلے لکھی گئی اور نہ بعد میں"۔[1] صاحب کشف الظنون اس کتاب کے بارے میں تبصرہ کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ " یہ بہت جامع کتاب ہے جس میں احادیثِ رسول کے ساتھ ساتھ اقوالِ صحابہ و تابعین کو بھی محدثانہ انداز میں مکمل اسناد سمیت

---

[1] ۔البدایہ والنہایہ،10: 763

فقہی ترتیب سے مرتب کیا گیا ہے"۔[1] رسالہ مستطرفہ کے مؤلف نے بھی اس کتاب کے بارے میں اسی سے ملتے جلتے تعریفی کلمات نقل فرمائے ہیں۔[2] علامہ زاہد الکوثری امام ابن ابی شیبہؒ کی اس خدمتِ جلیلہ کا اعتراف کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ " المصنف احادیثِ احکام کے سلسلے میں لکھی جانے والی سب سے زیادہ جامع کتاب ہے"۔[3] علاوہ ازیں امام ابن حزمؒ نے اس کتاب "المصنف" کو امام مالک کی "المؤطا" سے افضل قرار دیا ہے۔[4]

منہج واسلوب

یہ کتاب نہایت اہم، مفید اور جامع ہے۔اس میں اڑتیس (38) کتب ہیں اور ہر کتاب متعدد ابواب پر مشتمل ہے جن میں سے کئی ایک کتب کے ابواب کی تعداد 500 سے بھی زائد ہے اور بہت سی کتب صرف ایک ہی باب پر مشتمل ہیں۔ امام ابن ابی شیبہؒ نے ہر کتاب کے متعدد تراجم ابواب قائم کیے ہیں، جن میں ہر ترجمۃ ًباب سے متعلق مسائل کے بارے میں اہل علم کی مختلف اور متفق فیہ آراء کو جمع کیا ہے۔اس میں مؤلف کی طرف سے کوئی مقدمہ نہیں لکھا گیا۔ اس کتاب کا پورا نام ''الکتاب المصنف فی الاحادیث و الآثار'' ہے جس سے اس کے منہج و اسلوب کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔امام ابن ابی شیبہؒ نے اس کتاب میں زندگی کے تمام شعبہ جات کے بارے میں احادیث جمع کی ہیں خواہ ان کا تعلق عبادات سے ہو یا معاملات سے، معیشت سے ہو یا معاشرت سے وغیرہ وغیرہ۔ اس میں مؤلف نے احادیثِ رسول، اقوالِ صحابہ اور تابعین و تبع تابعین کے فتاویٰ کو بغیر کسی تنقید و تبصرے کے جمع کیا ہے۔ اس کتاب کی ترتیب فقہی ہے لہٰذا اس کا آغاز "کتاب الطہارہ" سے ہوتا ہے اور اس کی آخری کتاب "کتاب الجمل" ہے۔یہ کتاب اہل عراق میں معروف و متداول تھی۔ حضرت بقی بن مخلد اندلس سے جب طلب حدیث کے سلسلے میں کوفہ و بغداد وغیرہ میں آئے تو وہ امام ابن ابی شیبہؒ کے حلقہ درس میں شامل ہو گئے۔ انہوں نے آپ سے کسب فیض کیا، جب المصنف کو دیکھا تو اسے پسند کیا اور اس عدیم المثال کتاب کی اہمیت کے پیش نظر اسے اپنے ساتھ اندلس لے گئے اور پھر واپس جا کر اپنے علاقے میں لوگوں کو اس کی تعلیم

[1] ۔حاجی خلیفه، مصطفی بن عبد الله کاتب، کشف الظنون عن اسامی الکتب و الفنون، دار احیاء التراث العربی بیروت، 1941ء، 2:251

[2] ۔الکتانی، محمد بن جعفر، الرسالة المستطرفة، اصح المطابع کراچی، 1940ء، ص:35

[3] ۔ایضا، ص: 3

[4] ۔تذکرة الحفاظ، 3: 1153

دیتے رہے۔(1)

امام ابن ابی شیبہ ایک مجتہد عالم دین اور فقیہ تھے۔ اسی لئے ان کی کتاب "المصنف" میں فقہی مسائل اور فقہائے کرام کی مختلف آراء مذکور ہیں، جو ان کی علمی وسعت اور فقہیانہ طرزِ فکر کا ثبوت ہونے کے ساتھ ساتھ یہ بھی ظاہر کرتا ہے کہ انہوں نے کسی بھی خاص مسلک کی ترجمانی نہیں کی۔ امام ابن ابی شیبہؒ کے اس منہج تالیف کو علمائے حدیث نے قابل تحسین قرار دیا ہے۔ علاوہ ازیں یہ کتاب نہ صرف جمع احادیث بلکہ تدوینِ حدیث کا بھی ایک حسین مرقع ہے۔ اس کے منہج واسلوب کی توضیح چند نکات کی روشنی میں حسب ذیل ہے:

1. امام ابن ابی شیبہؒ نے اس کتاب میں موضوع روایات سے اجتناب کیا ہے۔
2. اس کتاب میں ابواب و عنوانات کی کثرت ہے۔
3. اکثر و بیشتر مقامات پر غریب الفاظ کے معانی بھی بیان کیے گئے ہیں۔
مصنف کی ذکر کردہ احادیث کی اسناد "عالی" ہیں۔
4. موضوع کی مناسبت کے لحاظ سے احادیث میں تکرار بھی موجود ہے۔
5. مکرر روایت کو آپ بعض اوقات اسی سند سے ذکر کرتے ہیں اور بعض اوقات دوسری سند سے۔
6. متن میں آپ الفاظ کا اختلاف، غریب الفاظ کی وضاحت اور تصحیف، اضطراب اور معلول ہونے کی بھی نشاندہی کرتے ہیں۔
7. حسبِ ضرورت احادیث سے احکام کا استنباط بھی اس کتاب کا ایک منفرد خاصہ ہے۔

خصوصیات

اس کتاب کی چند نمایاں خصوصیات حسب ذیل ہیں:

1. اس کتاب کی اکثر روایات صحاح ستہ میں موجود ہیں جو اس کی صحت اور حجت ہونے کی دلیل ہیں۔
2. فقہی احکام و مسائل سے متعلقہ روایات کے سلسلہ میں یہ نہایت مستند اور جامع مجموعہ ہے۔
3. اس میں غیر جانبدارانہ انداز سے تمام مسالک کی روایات کو نقل کیا گیا ہے۔
4. اس میں مرفوع متصل روایات کے ساتھ ساتھ موقوف، مرسل اور منقطع روایات اور ائمہ وفقہا کی آراء کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ جس کا فائدہ یہ ہے کہ ہر حدیث کے متعلق سلف صالحین کے تعامل اور ائمہ کرام کے اتفاق واختلاف کا بھی پتہ چل جاتا ہے۔

---

[1]۔ابن الفرضی،ابو الولید عبد اللہ بن محمد، تاریخ علماء اندلس، دار الکتب العلمیہ بیروت، 1997ء، ص: 83

5. یہ کتاب حُسن ترتیب و تالیف کا بہترین شاہکار ہے۔
6. اس میں روایات میں موجود زائد الفاظ اور ان کی اسناد یا متون میں راویوں کے اختلافات پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔
7. تمام مسالک کے علماء اس کتاب سے استفادہ کرتے اور دلائل اخذ کرتے ہیں۔
8. اس کی اکثر روایات کی اسناد "عالی" ہیں۔
9. اس میں آیاتِ احکام کی تفسیر بھی موجود ہے۔
10. اختلاف کے وقت مصنف اپنی رائے ذکر کرنے کی بجائے اپنے شیخ یا اس سے اوپر والے علماء کی رائے ذکر کرتے ہیں۔

تحقیقات وطبعات

یہ کتاب متعدد بار شائع ہو چکی ہے۔ سب سے پہلے اس کتاب کے کچھ اجزاء حیدر آباد سے ۱۹۷۲ء میں شائع ہوئے اور بعض اجزاء ملتان سے طبع ہوئے۔ برصغیر پاک وہند میں یہ کتاب پہلی بار مکمل ۱۹۷۹ء میں بمبئی سے عامر العمری الاعظمی، مختار احمد ندوی اور عبد الخالق افغانی کی تحقیق کے ساتھ شائع ہوئی۔ پھر اسی ایڈیشن کو ادارۃ قرآن وعلوم اسلامیہ کراچی نے شائع کیا لیکن اس ایڈیشن کی ایک نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ اس ایڈیشن میں کتاب الایمان و النذور اور کتاب الحج کو شامل کیا گیا جبکہ یہ دونوں کتب بمبئی والے ایڈیشن میں موجود نہیں تھیں۔ یہ کتاب 1989ء میں کمال یوسف حوت کی تقدیم و ضبط کے ساتھ دار التاج بیروت سے طبع ہوئی جو سات (7) جلدوں پر مشتمل تھی۔ اس میں احادیث کی تعداد سینتیس ہزار نو سو تنتالیس (37943) ہے۔ اس کے بعد یہ کتاب محمد عبد السلام شاہین کی تحقیق کے ساتھ 1995ء میں دار الکتب العلمیہ سے شائع ہوئی ہے جو نو (9) جلدوں میں ہے۔ اس میں کتب کی تعداد اڑتیس (38) جبکہ احادیث کی تعداد سینتیس ہزار نو سو تیس (37930) ہے۔ اس ایڈیشن میں محقق نے ابتداء میں ایک مختصر مقدمہ تحریر کیا ہے جس میں محقق نے کتاب کی تحقیق کے دوران اپنائے گئے منہج واسلوب کو بیان کیا ہے۔ یہ کتاب محمد عوامہ کی تحقیق کے ساتھ فہارس سمیت چھبیس (26) جلدوں میں دار قرطبہ، بیروت سے شائع ہوئی ہے۔ نیز محمد بن ابراہیم اللحیدان اور حمد بن عبد اللہ الجمعہ کی تحقیق کے ساتھ اسے مکتبہ الرشد بیروت نے 16 جلدوں میں شائع کیا ہے۔

مخطوطات

مصنف ابن ابی شیبہ پر بہت سے محققین نے تحقیق کی ہے۔ محقق محمد عوامہ نے جب مصنف ابن ابی شیبہ پر تحقیق کی تو انہوں نے بے پناہ محنت اور کوشش سے مصنف ابن ابی شیبہ کے چودہ مخطوطات حاصل کیے اور اپنے

تحقیق کردہ نسخہ میں ایک مقدمہ قائم کیا جس میں انہوں ان تمام مخطوطات کا تفصیلی تعارف پیش کیا ہے اور پھر انہی مخطوطات کو مصدر بنا کر خود اس کتاب پر تحقیق کی ہے۔

2 مسند ابن ابی شیبہ

یہ کتاب "مسند ابن ابی شیبہ" کے نام سے معروف ہے۔بعض اہل علم نے امام ابن ابی شیبہؒ کی کتاب "المسند" اور "المصنف" کو ایک ہی کتاب قرار دیا ہے۔لیکن در حقیقت یہ دونوں الگ الگ کتابیں ہیں۔

تعارف اور مقام

"مسند" محدثین کی اصطلاح میں اس کتاب کو کہتے ہیں جس میں صحابہ کرام کی ترتیب سے احادیث جمع کی گئی ہوں۔مسانید پر لکھی جانے والی کتب میں امام ابن ابی شیبہؒ کی مسند بھی شامل ہے اور نہایت بلند مقام رکھتی ہے۔"مسند ابن ابی شیبة" دراصل ان احادیث کا مجموعہ ہے جن میں امام ابن ابی شیبہؒ نے اپنے اساتذہ و شیوخ کی مرویات کو جمع کیا ہے۔اس کتاب کی احادیث میں صحیح، حسن، اور ضعیف تینوں اقسام کی روایات موجود ہیں۔اس کتاب میں احادیث کو مضامین اور ابواب بندی کے مطابق ترتیب نہیں دیا گیا بلکہ ان کو رواۃ کے اسماء کی ترتیب سے مرتب کیا گیا ہے۔اس اعتبار سے اس کتاب میں کئی مخصوص مسانید پہلو بہ پہلو موجود ہیں۔

اہل علم کی آراء

اہل علم نے امام ابن ابی شیبہؒ کی اس گرانقدر خدمت کو سراہتے ہوئے اس کی تعریف و توصیف بیان کی ہے۔چنانچہ حاجی خلیفہؒ (صاحب کشف الظنون) فرماتے ہیں کہ " مسند ابن ابی شیبہ ایک نہایت عظیم کتاب ہے۔"[1] اور صاحب تحفۃ الاحوذی نے بھی اس کتاب کے بارے میں اسی سے ملتے جلتے تعریفی کلمات نقل فرمائے ہیں۔امام ذہبیؒ امام ابن ابی شیبہؒ کی خدمات جلیلہ کا اعتراف کرتے ہوئے ان کی دونوں کتب (مصنف، مسند) کے بارے میں رقمطراز ہیں کہ "امام ابن ابی شیبہ کی دو بڑی نفیس و عمدہ کتابیں مصنف اور مسند ہیں۔"[2]

1۔ كشف الظنون ،2: 1711

2۔الذهبی، ابو عبد الله شمس الدين محمد بن احمد ، ميزان الاعتدال، تحقيق:علی محمد البجاوی، دار احياء الكتب العربية قاهرة،1943ء، 2 : 490

منہج واسلوب

یہ کتاب دو جلدوں پر مشتمل ہے جس میں احادیث کی تعداد نو سو اٹھانوے(998) ہے۔اس کی ترتیب میں کافی حد تک مسانید کے عام اصول و قواعد کا لحاظ رکھا گیا ہے۔ ہر صحابی کی احادیث کو الگ الگ عنوان کے ساتھ یکجا کیا گیا ہے۔ پہلی جلد حضرت ابو ایوب انصاریؓ کی مرویات سے شروع ہوتی ہے اور حضرت زید بن ارقمؓ کی مرویات پر اختتام پذیر ہوتی ہے۔اور دوسری جلد نُبیط بن شریط الا شجعی الکوفیؓ کی مرویات سے شروع ہو کر "من روی عن النبی ﷺ ممن لم یسم باسمه" کے عنوان کے تحت مذکور احادیث پر ختم ہوتی ہے۔اس کی ترتیب مسند امام احمد بن حنبل کی ترتیب سے بالکل مختلف ہے۔

امام ابن ابی شیبہؒ اور ان کی علمی خدمات سے مکمل یا معمولی دلچسپی رکھنے والا ہر شخص یہ بات بخوبی جانتا ہے کہ آپ ایک علمی شخصیت تھے۔ آپ نے اپنی جملہ تصنیفات کو نہایت حسن وخوبی سے مرتب کیا ہے۔ چنانچہ آپ نے اس کتاب میں جو منہج اختیار کیا ہے وہ ذیل میں چند نکات کی صورت میں پیش کیا جارہا ہے:

آپ نے اس کتاب میں صحابہ کرام کی مسانید کا ذکر کیا ہے۔

1. اس میں موضوع روایات کو جمع کرنے سے احتراز کیا ہے۔
2. اگر کسی صحابی کی صرف ایک ہی روایت ملی تو اسی کو بیان کیا ہے۔
3. اس میں متصل، مرسل اور موقوف سب طرح کی روایات ہیں۔
4. اکثر وبیشتر صحابی کو اس کے اصل نام کی بجائے عطائی نام سے ذکر کیا ہے جیسے مطیع بن الاسود" ہیں، ان کا اصل نام عاص ہے جبکہ ان کو رسول اللہ ﷺ نے" مطیع" کہا تو امام ابن ابی شیبہ نے ان کو اسی نام سے یاد کیا ہے۔
5. وہ حدیث کو بیان کرتے ہوئے کبھی "نا" کا لفظ استعمال کرتے اور کبھی" حدثنا" کا۔
6. صحابی کے نام کے عنوان کے تحت احادیث کو بیان کرتے ہیں۔
7. دونوں اجزاء کا آغاز "بسم الله الرحمن الرحیم" سے کیا ہے۔

خصوصیات

امام ابن ابی شیبہؒ کی مسند ایک جامع کتاب ہے جو متعدد خصوصیات کی حامل ہے۔اس کی چند نمایاں خصوصیات حسب ذیل ہیں:

1. اس کی سب سے اہم خصوصیت اس کا قدیم اور احادیثِ رسول ﷺ کا بنیادی مصدر رہونا ہے۔
2. اس کی اکثر روایات دوسری مشہور کتب احادیث میں موجود ہیں۔
3. اس کی اکثر روایات مرفوع ہیں، موقوف روایات بہت کم ہیں۔
4. اس میں احادیث کے ساتھ ساتھ آثارِ صحابہ واقوالِ تابعین بھی مذکور ہیں۔
5. اس میں بعض مقامات پر غریب اور مشکل الفاظ کی توضیح بھی ملتی ہے۔
6. اس کی احادیث کی اسناد امام ابن ابی شیبہؒ کے شیوخ کی ہیں۔
7. بعض مقامات پر احادیث کے مختلف طرق اور مختلف الفاظ بھی بیان کیے گئے ہیں۔
8. یہ کتاب مسانید صحابہ کی کثرت، ترتیب وتالیف کی عمدگی کا ایک حسین مرقع ہے۔
9. تمام مسالک کے علماء اس کتاب سے استفادہ کرتے اور دلائل اخذ کرتے ہیں۔

تحقیقات وطبعات

یہ کتاب پہلی مرتبہ 1418ھ بمطابق 1997ء میں ابو عبد الرحمٰن عادل بن یوسف العزازی اور ابو الفوارس احمد فرید المزیدی کی تحقیق کے ساتھ دار الوطن ، ریاض سے دو جلدوں میں شائع ہوئی جس میں نو سو اٹھانوے(998)احادیث ہیں۔اسی تحقیق کے ساتھ اسے دار الکتب العلمیہ، بیروت نے بھی شائع کیا ہے۔

مخطوطات

اس کتاب کا ایک مخطوطہ مدینہ منورہ کی" جامعہ اسلامیہ " کی لائبریری میں بھی محفوظ ہے۔اس کے علاوہ اس کے مخطوطات جامعہ اسلامیہ رباط، مکتبہ احمد الثالث ترکی، مکتبۃ المحمودیۃ،اور مکتبہ الظاہریہ دمشق میں بھی موجود ہیں۔

❸ کتاب الایمان

امام ابن ابی شیبہؒ نے ایمانیات کے موضوع پر ایک عمدہ اور جامع کتاب تصنیف کی، جو کتب احادیث میں "کتاب الایمان" کے نام سے معروف ہے۔ بعض اہل علم نے اسے "رسالۃ الایمان لابن ابی شیبہ" کے نام سے بھی موسوم کیا ہے۔

تعارف اور مقام

اس کتاب کا موضوع "اہل السنہ کے نزدیک ایمان کے مسائل اور خوارج اور مرجئہ کا رد" ہے۔اس بارے میں حمد بن عبد اللہ الجمعہ فرماتے ہیں: "موضوع الكتاب : مسألة الايمان أهل السنة و الرد على الخوارج و المرجئة"[1] یہ کتاب اپنے موضوع کے اعتبار سے اولین کتب میں شمار ہوتی ہے۔اسی سے اس کی اہمیت عیاں ہے۔

اہل علم کی آراء

یہ کتاب اپنے موضوع پر بنیادی مصدر کی حیثیت رکھتی ہے۔اس کو حافظ ابن حجر،امام کتانی،امام زرکلی،ابن ندیم اور ڈاکٹر فواد سیز گین نے امام ابن ابی شیبہ کی طرف منسوب کیا ہے۔اس کتاب کے بارے میں صاحب الرسالہ المستطرفہ لکھتے ہیں کہ "کتاب الایمان امام ابن ابی شیبہ کی ایک عظیم کتاب ہے۔"[2]

منہج واسلوب

یہ کتاب (فقہی یا مسانید کی طرح) کسی خاص ترتیب پر مدون نہیں کی گئی بلکہ اس میں محض ایمانیات سے متعلق احادیث جمع کر دی گئی ہیں۔امام ابن ابی شیبہؒ نے اپنی دوسری کتاب " المصنف" میں ایک کتاب " کتاب الایمان و الرؤیا" کے عنوان سے بھی قائم کی ہے۔اس میں تو انہوں نے احادیث کو مختلف ابواب کے تحت مرتب کیا ہے جبکہ اس کتاب میں ایک سو انتالیس (139)احادیث کو بغیر کسی باب کے عنوان کے جمع کر دیا ہے۔اس میں پہلی حدیث انہوں نے اپنے استاد غندرؒ سے بیان کی ہے اور المصنف میں "کتاب الایمان و الرؤیا" کی پہلی حدیث انہوں نے اپنے استاد اسماعیل بن علیہؒ کی سند سے ذکر کی ہے۔اس ترتیب و تبویب سے اس بات کا اندازہ ہو جاتا ہے کہ یہ دونوں کتب الگ الگ ہیں اگرچہ ان میں بہت سی روایات ملتی جلتی بھی ہیں۔ طرزِ تالیف اور مختلف سندوں سے روایات کو پیش کرنا اس بات پر شاہد ہے کہ یہ کتاب "الایمان لابن ابی شیبة" ایک الگ مستقل کتاب ہے۔اس میں موصوف نے ایمانیات اور فرق باطلہ کے رد کے متعلق روایات کو یکجا کر دیا ہے۔اس کے منہج واسلوب کی مزید کچھ وضاحت چند نکات کی روشنی میں حسب ذیل ہے:

---

[1]-ابن ابی شیبه، ابوبکر عبد الله بن محمد، الكتاب المصنف فى الاحاديث والآثار ، تحقيق: حمد بن عبد الله جمعه، مكتبه الرشدالرياض،2004ء ،1: 80

[2]-الرساله المستطرفه،ص: 45

1. امام ابن ابی شیبہ نے اس کتاب میں بغیر کسی مخصوص ترتیب کے احادیث نبویہ کو یکجا کیا ہے۔
2. اس میں حدیث کی سند ہمیشہ "حدثنا" یا "أخبرنا" سے شروع ہوتی ہے۔ البتہ اس میں "حدثنا" کے الفاظ کا استعمال "أخبرنا" سے زیادہ ہے۔
3. روایات کو جمع کرتے ہوئے صرف صحیح روایات لانے کا التزام نہیں کیا گیا بلکہ ایمانیات اور فرق باطلہ کے رد میں ہر قسم کی روایات جمع کر دی گئی ہیں۔
4. اس میں موضوع و من گھڑت روایات کے ذکر سے اجتناب کیا گیا ہے۔
5. کتاب کے شروع میں سند مذکور ہے۔
6. کتاب کا آغاز بسم اللہ سے کیا گیا ہے۔
7. کتاب کا اختتام اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور درود شریف سے کیا گیا ہے۔

خصوصیات

اس کتاب کی چند نمایاں خصوصیات حسب ذیل ہیں:

1. یہ کتاب اپنے موضوع پر لکھی جانے والی ابتدائی کتب میں شمار ہوتی ہے۔
2. ایمانیات سے متعلق ایک بہترین مجموعہ ہے کیونکہ اس میں مصنف نے صرف ایمانیات سے متعلقہ روایات ہی جمع کی ہیں۔
3. اس میں مرفوع متصل روایات کے ساتھ ساتھ مرسل، موقوف اور مقطوع روایات بھی ذکر کی گئی ہیں۔
4. اس کی اکثر روایات کی اسانید "شیخین کی شرط پر صحیح" ہیں۔
5. اس کی اکثر روایات المصنف اور کتب صحاح ستہ میں موجود ہیں۔
6. اس میں (134) احادیث ہیں جو صحابہ کرام سے مروی ہیں۔
7. صحابیات کی روایات کی تعداد پانچ (5) ہے جن میں سے چار حضرت عائشہؓ سے اور ایک حضرت ام سلمہؓ سے مروی ہے۔
8. بعض مقامات پر احادیث کے مختلف طرق اور الفاظ بھی بیان کیے گئے ہیں۔

9. متعدد روایات کو بیان کرتے ہوئے سند کے صرف تین واسطے بیان کیے گئے ہیں۔

10. اس میں اکثر احادیث کی اسناد نہایت مختصر ہیں۔

تحقیقات وطبعات

پہلے تو یہ کتاب ایک مخطوطہ کی شکل میں تھی لیکن اب یہ کئی مرتبہ طبع ہو چکی ہے۔ یہ رسالہ" الایمان لابن ابی شیبة" پہلی مرتبہ شیخ ابو العباس احمد بن ابی الفضائل ابن ابی المجد الدخمیسی کے لکھے ہوئے مخطوطہ پر طبع کیا گیا، جو 732ھ میں لکھا گیا تھا۔ اس کے بعد یہ المکتب الاسلامی بیروت اور المکتب الاسلامی دمشق سے 1963ء میں شائع ہوئی اور یہی کتاب 1963ء میں المطبع العمومیہ سے بھی شائع ہوئی۔ اس کو مجمع العلمی العربی، دمشق نے بھی طبع کیا ہے۔ اس کے علاوہ اسے دار ارقم کویت سے 1985ء میں شائع کیا گیا۔ یہ شیخ ناصر الدین البانی کی تحقیق کے ساتھ المکتب الاسلامی بیروت اور المکتب الاسلامی دمشق سے 1983ء میں شائع ہوئی ہے، جس کے حقوقِ طبع المکتب الاسلامی کے مالک زھیر شاویش کے پاس محفوظ ہیں۔ یہ کتاب بغیر کسی تحقیق کے بھی طبع ہوئی ہے، جس کو (ar.wikisource.org/wiki) پر بھی اَپ لوڈ کیا گیا ہے جس میں صرف ایک مقدمہ ہے اور یہ صرف چھ صفحات پر مشتمل ہے۔

مخطوطات

قبل از اشاعت یہ کتاب کافی عرصے سے مخطوطے کی صورت میں ہی تھی۔ اس کے کئی مخطوطات ہیں البتہ شیخ البانی کو دورانِ تحقیق جو مخطوطے میسر تھے وہ یہ ہیں: "نسخہ مکتبہ ظاہریہ دمشق، نسخہ شیخ ابو العباس احمد بن ابی الفضائل، نسخہ مکتبہ الشیخ حامد الفقی، نسخہ جامعہ الاسلامیۃ مدینہ منورہ"۔

4 کتاب الأدب

اس کتاب کا نام "الأدب" ہے جو "کتاب الأدب" کے نام سے مشہور ہے۔ یہ کتاب اپنے موضوع کے اعتبار سے بلاشبہ کتبِ احادیث میں نہایت منفرد مقام رکھتی ہے۔

تعارف اور مقام

اس کتاب میں امام ابن ابی شیبہؒ نے اخلاق و آداب سے متعلقہ روایات کو جمع کیا ہے۔ اس کتاب کو مختلف ابواب کی صورت میں مرتب کیا گیا ہے جن کی تعداد نوے (90) ہے۔ یہ امام ابن ابی شیبہؒ کی شاہکار کتاب ہے جو اسلامی اخلاق وآداب میں انسائیکلوپیڈیا کا درجہ رکھتی ہے۔ اس میں موصوف نے آداب واخلاق سے متعلق نہ

صرف احادیث نبویہ بلکہ صحابہ وتابعین کے اقوال بھی جمع کیے ہیں۔ کتاب کا مطالعہ ہر فرد اور ہر گھر کی خاص ضرورت ہے تا کہ اسلام کا معاشرتی نظام بحال ہو سکے اور اولاد ووالدین کے مابین بہترین تعلقات قائم ہو سکیں۔ یہ کتاب اپنے موضوع کے اعتبار سے بنیادی مصادر میں شمار کی جاتی ہے۔ امام بخاری، امام مسلم اور دیگر متعدد محدثین نے اپنی کتبِ حدیث میں اس کتاب سے روایات نقل کی ہیں۔

اہل علم کی آراء

ابن ندیم اور ڈاکٹر فواد سیز گین نے اس کتاب کو امام ابن ابی شیبہ کی جانب منسوب کیا ہے۔ اور محقق ڈاکٹر رضا قہواجی اس کتاب کی تعریف و توصیف بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ " امام ابن ابی شیبہ کی یہ کتاب 'الادب' اپنے موضوع کے لحاظ سے بنیادی کتاب ہے جس میں احادیث نبویہ اور اقوال و آثارِ صحابہ کی روشنی میں اسلامی طرز زندگی، اسلامی آداب و اخلاق اورآداب حسن معاشرت جیسے مضامین کو نہایت عمدہ انداز میں بیان کیا گیا ہے اور اسلامی طرزِ زندگی کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔[1]

منہج واسلوب

یہ کتاب ایک خاص انداز سے مرتب کی گئی ہے جس میں اخلاق و آداب سے متعلقہ احادیث جمع کی گئی ہیں۔اس کتاب کے طرزِ تحریر سے قاری اس قدر متاثر ہوتا ہے کہ وہ امام ابن ابی شیبہؒ کی علمی قدر ومنزلت کا اعتراف کیے بغیر نہیں رہ سکتا ہے۔ یہ کتاب حجم کے اعتبار سے دو چھوٹے اجزاءاور ایک جلد پر مشتمل ہے، ہر جزء میں احادیث کو مختلف ابواب کے تحت ذکر کیا گیا ہے۔ پہلے جزء میں "انسان کی عام زندگی، ایک انسان کا معاشرے میں لوگوں سے میل جول، اہل علم وفضل شخصیات کا ادب واحترام کرنے کا حکم، ان شخصیات کا مذاق اڑانے کی ممانعت اور باہمی میل جول کے وقت سلام" جیسے موضوعات پر مشتمل احادیث جمع کی گئی ہیں۔ جبکہ دوسرے جزء میں " زبان کی حفاظت، سونے کے آداب، دوسروں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آتے ہوئے پیاسے کو پانی پلانا، بھوکے کو کھانا کھلانا، غریب ولاچار کے ساتھ تعاون کرنا، غیر مسلموں کے حقوق و آداب، اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کے آداب وغیرہ" جیسے ابواب پر مشتمل احادیث کو جمع کیا گیا ہے۔ اس کتاب کا پہلا جزء پچاس(50)ابواب اور دوسوسترہ(217)احادیث پر مشتمل ہے جبکہ دوسرے جزء میں چالیس(40)ابواب

---

[1]۔ ابن ابی شیبة، ابوبکر عبد الله بن محمد ، مقدمة المحقق کتاب الادب،تحقیق: دکتور محمد رضا قهواجی، دار البشائر الاسلامیة،1999ء ، ص:8

اور دو سو پانچ(205)احادیث ہیں۔یہ کتاب اسلامی طرز زندگی اور آدابِ حسن معاشرت کے ہر موضوع پر مشتمل احادیث کا ایک بہترین مجموعہ ہے۔

امام ابن ابی شیبہؒ کا منہج تالیف بہت منفرد ہے۔ آپ سے پہلے کسی نے بھی الگ سے اس عنوان پر مستقل کوئی کتاب نہیں لکھی۔البتہ آپ کے بعد علماء و محدثین نے اس طرزِ تصنیف کو مد نظر رکھتے ہوئے اس موضوع پر کتب مرتب کی ہیں۔یہ کتاب نہ صرف جمع احادیث بلکہ تدوین و تالیف کا بھی ایک حسین مرقع ہے جس نے اس کی خوبصورتی میں مزید نکھار اور اس کی اہمیت میں اضافہ کر دیا ہے۔اس کے منہج و اسلوب کی مزید توضیح ذیل میں چند نکات کی صورت میں پیش کی جاتی ہے:

1. اس کتاب میں احادیث کی بنسبت ابواب کی تعداد کم ہے۔
2. استفادہ میں سہولت کی غرض سے احادیث کو ابواب کے تحت بیان کیا گیا ہے۔
3. ہر باب کے تحت اسی سے متعلق روایات جمع کی گئی ہیں۔
4. اس کتاب میں صرف وہی احادیث جمع کی گئی ہیں جو امام ابن ابی شیبہ کے نزدیک صحیح ہیں۔
5. ایک حدیث کو مختلف طرق سے روایت کیا گیا ہے۔
6. بعض مقامات پر موضوع سے متعلقہ اشعار بھی بیان کیے گئے ہیں۔
7. نبی اکرم ﷺ کی طرف منسوب اشعار کو بھی اس میں جمع کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

خصوصیات

اس کتاب کی چند نمایاں خصوصیات حسب ذیل ہیں:

1. یہ کتاب اس وقت لکھی گئی جب الگ سے اس موضوع پر کوئی مستقل کتاب نہیں تھی۔
2. اس کی اکثر مرویات کتب صحاح ستہ میں موجود ہیں۔
3. اس کی ترتیب کتاب "المصنف" میں مذکور "کتاب الادب" کی ترتیب سے یکسر مختلف ہے۔
4. اس میں کتب و ابواب کی تعداد کم جبکہ احادیث کی تعداد کافی زیادہ ہے۔
5. اخلاق و آداب سے متعلقہ احادیث کا ایک مستند اور جامع مجموعہ ہے۔
6. اس میں مرفوع و متصل روایات کے ساتھ ساتھ مرسل، منقطع اور موقوف احادیث بھی جمع کی گئی ہیں۔

7. اس میں جمع کردہ اکثر احادیث مستند اور صحیح ہیں، بہت کم ایسی ہیں جن میں کچھ ضعف ہے۔
8. اس میں آثارِ صحابہ کے ساتھ ساتھ اقوالِ تابعین کو بھی جگہ دی گئی ہے۔
9. متعدد موضوعات سے متعلقہ اشعار بھی اس کتاب کا حصہ ہیں۔

تحقیقات وطبعات

اس کتاب پر دو مرتبہ تحقیق ہو چکی ہے۔ پہلی مرتبہ اس کتاب کو دار البشائر الاسلامیہ بیروت نے 1999ء میں محمد رضا قہواجی کی تحقیق کے ساتھ شائع کیا۔ اس کتاب کو اسی محقق کی تحقیق کے ساتھ دار احیاء التراث العربی لبنان نے بھی 1999ء میں شائع کیا۔ پھر اس کتاب کو حامد عبد اللہ محلاوی تیمی کی تحقیق کے ساتھ دار الکتب العلمیہ بیروت نے 2013ء میں شائع کیا۔ یہ کتاب انگلش میں بھی ترجمہ کی گئی ہے، جو اس ویب سائٹ " http/www.worlcat.org.com "پر موجود ہے۔

مخطوطات

امام ابن ابی شیبہؒ کی یہ کتاب بھی قبل از طباعت مختلف مخطوطات کی صورت میں ہی تھی۔ اس کتاب پر تحقیق کے دوران ڈاکٹر محمد رضا قہواجی کو جو نسخے میسر تھے وہ یہ ہیں: "نسخہ مکتبہ ظاہریہ دمشق، نسخہ دار الکتب قطریہ، نسخہ مکتبہ جامعہ الریاض"۔ انہی نسخہ جات کو مصدر بنا کر انہوں نے اس کتاب پر تحقیق کی ہے۔

خلاصہ کلام

امام ابن ابی شیبہؒ اپنے وقت کے ایک جلیل القدر محدث تھے۔ آپ نے ایک طرف جہاں خود اپنے زمانے کے نامور علماء ومشائخ سے تعلیم حاصل کی، وہاں دوسری طرف آپ سے کسب فیض کرنے والوں میں بھی بڑے نامور محدثین وفقہاء شامل ہیں جیسے امام بخاریؒ، امام مسلمؒ اور امام احمدؒ وغیرہ۔ آپ نے علم حدیث کے فروغ میں متعدد علمی و تصنیفی خدمات پیش کیں، اس سلسلے میں آپ کی کتب اپنے اپنے موضوع پر بڑی معرکۃ الآراء کتب شمار کی جاتی ہیں۔ ان تمام کے منہج واسلوب کو علماء و محققین نے قابلِ تحسین قرار دیا ہے۔ یہ کتب نہ صرف ذخیرہ حدیث میں انمول اضافہ ہیں بلکہ حسنِ ترتیب و تالیف کا بھی شاہکار ہیں، جو ایک عرصہ مخطوطات کی صورت میں رہنے کے بعد اب دنیا کے مختلف اشاعتی اداروں سے متعدد اہل علم کی تحقیقات کے ساتھ طبع ہو چکی ہیں۔